حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

سید ذوالکفل بخاری

برأتِ عثمانؓ

مصنف : حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر : عبارت پبلیکیشنز، ملتان ۔ ضخامت : ۱۰۰ صفحات

قیمت : ۱۰ روپے ، کتابت / طباعت : اعلیٰ و معیاری ، سیلز پوائنٹ : بخاری اکیڈمی ، دارِ بنی ہاشم ، مہربان کالونی ملتان ۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شخصیت و سیرت پہ لکھی گئی ہے اور اس کا بنیادی موضوع ردِ مطاعن ہے۔ چونکہ مفقود النسب اور مخبوط الحواس "مؤرخوں" کی تعداد روز افزوں ہے اس لئے ایسی کتابوں کی اشاعت بھی اب اَدائے فرض کے زُمرے میں آتی ہے۔ کتاب کے تعارف میں ناشر نے لکھا ہے کہ: "قرآن و حدیث اور فقہ و عقائد پہ تفسیر، تفہیم، تعبیر، تاویل اور تجدید کے نام پر برسوں کی کرم فرمائی کے بعد سید مودودی نے آخری عمر میں یارانِ رسولؐ کے ایمان و عمل کو بھی خود تراشیدہ عقل و منطق کی ترازو میں تولنا شروع کیا اور الحاد کی تائید کیلئے الہام کو استعمال کرنے کی غیر صالح کوشش کی۔"

برأتِ عثمانؓ میں ایسی ہی تاریخی و اعتقادی بد دیانتیوں اور قلمی شعبدہ بازیوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے ناقدینِ صحابہؓ کا یہ محاسبہ اور ابطال اپنی جامعیت، متانت، سلامت، عام فہمی اور سب سے بڑھ کر شائستگی ایسی انمول خصوصیات کے سبب تقاضا کرتا ہے کہ اہلِ سنت کہلانے والے ہر ہر فرد کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پوری ملتِ اہلِ سنت کو ناشرین کا شکر گزار رہنا چاہیئے کہ انہوں نے برسوں بعد ایسی عظیم الشان کتاب کی طباعتِ نو کا بحسن و خوبی اہتمام کیا ہے۔

براۃُ المحدّثِ عن افتراءِ المحدِثِ :

از : مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ

ناشر : دارالارشاد ، مدنی روڈ ، اٹک شہر

ضخامت : ۲۴ صفحات ، قیمت : درج نہیں ۔

یہ مختصر پمفلٹ اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں مولانا عبدالماجدؒ کے قلم سے حضرت

بقیہ ص ۵۶ پر

چمن چمن سے اُجالا

برطانیہ

سیّد خالد مسعود گیلانی

"احرار پوری دنیا سے مرزائیوں کا جنازہ نکال کر دم لیں گے"

قائد تحریکِ ختمِ نبوت سیّد عطاء المحسن بخاری مدظلہ کا ہڈرسفیلڈ، گلاسکو، ایڈنبرا اور ڈان کاسٹر میں احرار کانفرنسوں، خطباتِ جمعہ اور دیگر اجتماعات سے خطاب

عالمی مجلس احرارِ اسلام کے جنرل سیکرٹری قائد تحریکِ ختمِ نبوت سیّد عطاء المحسن بخاری مدظلہ، ان دنوں "احرار ختمِ نبوت مشن" کی دعوت پر برطانیہ کے دو ماہ کے دورہ پر ہیں۔ ہڈرسفیلڈ، گلاسکو، ایڈنبرا اور ڈان کاسٹر میں آپ نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عالمی مجلس احرارِ اسلام عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے مرزائیوں کا زبردست تعاقب کریگی انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کے خلاف ہماری جدوجہد ستر برس پر محیط ہے اور ہم جانی و مالی قربانی دینے کے باوجود اب تک توانا اور زندۂ جاوید ہیں۔ مرزائیوں اور ان کے حاشیہ نشین حکمرانوں اور سیاست دانوں نے مل کر ہم پر مظالم کے پہاڑ توڑے مگر اللہ کی بخشی ہوئی قوتِ ایمانی سے اکابرِ احرار اور وفادار کارکنوں نے یہ پہاڑ پاش پاش کر دیئے ہیں۔ جبکہ مرزائیت دم توڑ رہی ہے۔ ان کے گرو بھاگ رہے ہیں۔ ان کے حوصلے پست ہو چکے ہیں۔ بزدلی اور منافقت ان کے ضمیر و خمیر میں شامل ہے اور شکست و ذلت ان کا مقدر ہے ——— انہوں نے کہا کہ ہم تھکنے والے نہیں ہیں۔ احرار پوری دنیا سے مرزائیوں کا جنازہ نکال کر دم لیں گے۔ ہم ہر اس خطہ پر ختمِ نبوت کا پرچم بلند کریں، جہاں منکرین ختمِ نبوت باقی ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ اب مرزائیوں کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔

برطانیہ میں یوم تاسیس احرار کے اجتماع کے موقع پر قائدِ محترم کے علاوہ احرار ختمِ نبوت مشن کے رہنما سیّد اسد اللہ طارق، حافظ محمد عبد اللہ اور محمد اکرم راہی نے بھی خطاب کیا۔ اجتماعات کا سلسلہ جاری ہے آپ لندن، مانچسٹر، ڈنڈی، ڈیوزبری کے علاوہ دیگر کئی شہروں میں خطاب کریں گے۔

ربوہ :

حبیب اللہ رشیدی

- ربوہ میں مرزائیوں کے خلاف امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے تحت مقدمہ
- خلاف ورزی کا مقدمہ حقیقت پر مبنی ہے
- ربوہ میں قادیانیوں کی تعداد کے بارے میں مؤقف غلط ہے

گزشتہ دنوں عالمی مجلس احرارِ اسلام کے مبلّغ اور مسجد احرار کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد کی شکایت پر مقامی پولیس نے امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر ربوہ میں مقیم تمام مرزائیوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ تین روزناموں کے نامہ نگاروں سمیت مرزائیوں کے سولہ مقامی عہدیداروں کے خلاف کلمہ طیبہ لکھنے پر علیحدہ علیحدہ مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ مولانا اللہ یار ارشد نے اپنے خطبۂ جمعہ میں کہا کہ خلاف ورزی کا یہ مقدمہ حقیقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ ان کے مکانوں، دکانوں، مذہبی اور کاروباری اداروں اور قبروں پر قرآنی آیات درج ہیں جو آرڈیننس کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے قومی اخبارات کے ایڈیٹروں اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسروں کو دعوت دی ہے کہ وہ خود آکر مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ مرزائیوں نے ملکی قانون کا مذاق اڑایا ہے اور توہین کی ہے۔ انہوں نے مرزائیوں کے اس مؤقف کو بھی سراسر جھوٹ قرار دیا کہ ربوہ میں اُنکی تعداد پچاس ہزار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا نبی بھی جھوٹا تھا اور اسکی اُمّت بھی جھوٹی ہے۔ اصل صورتِ حال یہ ہے کہ ربوہ اور اسکی اضافی بستیوں کو ملا کر کل آبادی پینتیس ہزار کے لگ بھگ ہے جس میں مسلمان بھی شامل ہیں۔

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

بقیہ از صفحہ نمبر ۵۴ —

مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا دفاع ہے اور جواب ہے سیّد مودودی مرحوم کے ایک رکیک حملے کا!

جی ہاں، مان لیجئے کہ مودودی صاحب ایسا تصوف بیزار آدمی ایک "برائے کشف" کی بنیاد پر شیخ مدنی (قدس سرہٗ) کی قدح و مذمت میں زبان دراز لگا سکتا ہے۔

عنوان دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ تحریر عربی میں ہوگی حالانکہ ایسا نہیں۔ یہ مضمون بے شمار لوگوں کی معلومات میں اضافے اور غلط فہمیوں کے ازالے کا موجب ہوگا۔

محمد احمد معاویہ، چیچا وطنی

فتنۂ مرزائیت کے محاسبہ کے لئے مجلس احرار اسلام کی خدمات ناقابل فراموش ہیں
سیاسی اقتدار کو غلبۂ دین اور مسلمانوں کے تمام حقوق کے تحفظ کا ذریعہ بنایا جائے

چیچا وطنی میں احرار ختم نبوت سنٹر اور دار العلوم ختم نبوت کی تقریب سنگِ بنیاد
حضرت مولانا خان محمد مدظلہٗ اور حضرت سید عطاء المومن بخاری کا ایمان افروز خطاب،

ضلع ساہیوال روزِ اوّل سے سیاسی دینی تحریکوں کا مرکز رہا ہے مجلس احرار اسلام کے اکابر نے اس علاقے میں بڑی محنت کی ہے، یہاں کے دیہاتی اور شہری لوگوں میں دینی شعور کی بیداری اور سیاسی فکر کی بلندی مجلس احرار کی عوامی دینی جدوجہد کا نتیجہ ہے، ضلع ساہیوال میں چیچاوطنی کو احرار حلقوں میں بڑی اہمیت حاصل ہے فداء احرار شیخ اللہ رکھا مرحوم نے یہاں شجرِ احرار کو اپنے خون پسینے سے پروان چڑھایا وہ اسم بامسمٰی تھے اور حقیقتاً فداءِ احرار تھے۔

شیخ صاحب مرحوم نے حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ سے ایک تعلق قائم کیا پھر تیس چالیس برس تک شاہ جیؒ کی جماعت مجلس احرار کیلئے جدوجہد کی اور زندگی کے آخری سانس تک احرار سے وابستہ رہے ابن امیر شریعت حضرت پیر جی قاری سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ ایک عرصہ یہاں قیام پذیر رہے آپ نے شبانہ روز محنت سے نوجوانوں میں دین کے لئے ایک تڑپ، جذبوں میں ترنگ اور جدوجہد کی اُمنگ پیدا کی۔ اور انہی نوجوانوں کی صورت میں احرار کو ایک نئی باعزم اور جوان قیادت فراہم کی۔

ایک عرصہ سے کارکنوں کے دل میں یہ خواہش انگڑائیاں لے رہی تھی کہ یہاں جماعت کے زیرِ اہتمام ایک تبلیغی تعلیمی مرکز قائم کیا جائے احرار نوجوان، نامساعد حالات، بے جا مخالفت اور مسلسل رکاوٹوں کو اپنے ردائے صبر و تحمل اور عزم و ہمت سے توڑتے ہوئے آگے بڑھتے رہے، الحمدللہ یہ خواہش محض اللہ کے فضل و کرم سے پوری ہوئی اور ۲۹ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم کے مقابل جدید مرکز احرار "احرار ختم نبوت سینٹر اور دار العلوم ختم نبوت" کی تقریب سنگ بنیاد منعقد ہوئی۔

مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت کے امیر، محسنِ احرار حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہٗ نے صدارت فرمائی اور ضیغمِ احرار ابنِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہٗ مہمانِ خصوصی تھے، مولانا محمد الیاس قاسمی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سنبھالتے ہی حافظ محمد مسادیہ کو تلاوتِ قرآنِ کریم کی دعوت دی، جناب شفیق الرحمٰن نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیۂ نعت پیش کیا۔ مولانا سیف اللہ خالد خطیب مسجد عثمانیہ نے ترانۂ احرار سنایا۔ صدرِ محترم اور مہمانِ خصوصی نے سٹیج میں دوسری نشستوں پر حضرت مولانا پیرجی عبدالعلیم رائے پوری، خان محمد افضل صاحب اور جناب شیخ عبدالغنی صاحب فروکش تھے، یاد رہے کہ دارالعلوم ختمِ نبوت کے لیے یہ قطعۂ زمین جناب شیخ عبدالغنی صاحب نے خرید کر اپنے والدِ ماجد جناب شیخ اللہ رکھا مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے اسے وقف فرمایا۔

ابتدائی کلمات کے لئے جناب عبداللطیف خالد چیمہ تشریف لائے، آپ نے کہا۔

صدرِ محترم، مہمانِ خصوصی! یہ اجتماع محض رسمی نہیں بلکہ اپنے جلو میں ایک بڑا مقصد لئے ہوتے ہے۔ آج میری زندگی کا سب سے خوشگوار دن ہے، میں اتنا خوش ہوں کہ جس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں، آج ہم احرار رہنماؤں کا خواب شرمندۂ تعبیر ہے۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو حضرت امیرِ شریعتؒ اور دیگر اکابر احرار رحمہم اللہ نے مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی، انگریز سامراج کے خلاف ایک نئے عزم کے ساتھ جدوجہد کا آغاز کیا، درجنوں ملی وقومی تحریکوں کو پروان چڑھایا، سیاسی میدان میں اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو منوایا اور دین دشمن قوتوں کے خلاف زبردست جہاد کیا۔

۱۹۵۳ء میں پاکستان کے ظالم اور سفاک حکمرانوں، دین کے غداروں اور قومی مجرموں نے نشۂ اقتدار میں بدمست ہو کر دس ہزار فدائینِ ختمِ نبوت اور مجاہدینِ احرار کے سینے گولیوں سے چھلنی کئے۔ انگریز کے یہ روحانی جانشین اور سیاسی بدمعاش بزعمِ خود یہ سمجھ بیٹھے کہ وہ بندوق اور گولی کی غنڈہ گردی سے احرار کی برپا کی ہوئی تحریک ختمِ نبوت کو کچل دیں گے لیکن تاریخ شاہد ہے کہ ظالم حکمران لاشوں کی سڑک تعمیر کر کے، خون کی ندیاں بہا کر مسلمانوں میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کا جذبہ ٹھنڈا نہ کر سکے۔

ہم اکابر احرار کے بخشے ہوئے اسی جذبے اور ورثے کے امین ہیں، جسے ختم کرنے کے لئے دوست نما دشمنوں اور بیگانوں کا مشترکہ ظلم بھی تاریخ کا سیاہ باب ہے یہ کہانی اتنی دردناک ہے کہ میں آج کی خوشی کو اس سے تلخ نہیں کروں گا۔

چیچہ وطنی میں فدائے احرار شیخ اللہ رکھا مرحوم اور حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری احرار کے عظیم

محسنین ہیں جنہوں نے جذبۂ احرار ہم نوجوانوں میں منتقل کیا پھر ہم احرار نے سیاسی بکھیڑوں سے ہٹ کر مرزائیت و رافضیت کے محاذ پر اعتقادی جنگ لڑی اور ان کے کفریہ اثرات کو اس شہر سے نکال باہر کیا۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم نے مرزا طاہر کو چیچا وطنی سے بھگایا اور اس کا جلسہ روک دیا، مرزائی آج تک یہاں اپنا "مرزواڑہ" قائم نہیں کر سکے۔

الحمدللہ، اسی شہر میں جماعت کے دو مراکز قائم ہیں جن میں ایک سو سے زائد بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن آج جدید مرکزِ احرار کا قیام عمل میں آرہا ہے، حضرت مولانا خان محمد مدظلہٗ اور حضرت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہٗ اس کا سنگِ بنیاد رکھیں گے، انشاء اللہ یہ سینٹر دوسرے دینی اداروں سے منفرد ہوگا اور نوجوان دینی قیادت فراہم کرنے میں سنگِ میل ثابت ہوگا۔

ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت ملتان کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے صدر محترم حضرت مولانا خان محمد ظلہٗ کا پیغام سامعین کو پڑھ کر سنایا جو درج ذیل ہے:

احرار وفاداروں کے نام!

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مجھے انتہائی خوشی ہے کہ مجلس احرارِ اسلام نے چیچا وطنی میں "احرار ختم نبوت سینٹر" اور دار العلوم ختم نبوت کے نام سے تبلیغی اور تعلیمی ادارہ قائم کر دیا ہے اس کے علاوہ ملک کے اندر اور بیرونِ ملک بھی احرار نے تبلیغی تعلیمی مراکز قائم ہیں احرار اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ لازم و ملزوم ہیں مجلس احرارِ اسلام برصغیر کی ایک ایسی جماعت ہے جس نے بیک وقت سیاسی تعلیمی تبلیغی سماجی، ملی اور قومی محاذوں پر زبردست جدوجہد کی، بانیٔ احرار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر اکابرِ احرار نے خصوصاً فتنۂ مرزائیت کے خلاف سب سے پہلے عوامی سطح پر آواز بلند کی اور ریاستِ مرتدہ کا تعاقب کیا ۱۹۳۴ء میں قادیان میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے اور جماعت کے مستقل تبلیغی شعبہ "تحریک تحفظ ختم نبوت" کی بنیاد رکھی، مدرسہ اور مسجد ختم نبوت قائم کر کے مبلغین احرار کی ایک جماعت قادیان میں متعین کر دی۔

آج سے ٹھیک ساٹھ برس پہلے آج ہی کے دن ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو حضرت امیر شریعتؒ نے مجلس احرارِ اسلام کی بنیاد رکھی اور آج اسی تاریخ کو یہاں "احرار ختم نبوت سینٹر" اور دار العلوم ختم نبوت" کی بنیاد رکھی جا رہی ہے میں مجلس احرارِ اسلام کے اکابر اور کارکنوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے حوادثِ زمانہ سے بے پرواہ

ہو کر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی شمع روشن رکھی اور آج بھی اس عظیم مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں، تمام مسلمان احرار سے تعاون کریں اور اس مرکز کی تعمیر و تکمیل میں بھرپور حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ مجلس احرار اسلام کے تمام مراکز کو فعال اور کامیاب بنائے اور دین کی اس محنت میں کام کرنے والے تمام کارکنوں اور سب دینی اداروں کا تحفظ فرمائے۔ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے اراکین بھی مبارک باد کے مستحق ہیں جو پورے اخلاص کے ساتھ عرصہ دراز سے مرزائیت و رافضیت کا بھرپور تعاقب کرتے چلے آ رہے ہیں میں ان کے لیے دعاگو ہوں اللہ تعالیٰ انہیں مزید اخلاص اور کامیابیاں عطا فرمائے۔

[illegible]

[illegible]

مہمان خصوصی حضرت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہ نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا :-

اس اجتماع میں صدر محترم حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی تشریف آوری خیر و برکت کا باعث ہے کہ آپ نے اپنے معروف ترین اوقات میں سے کچھ حصہ ہمیں عنایت فرمایا اور ہم احرار کارکنوں کو اپنی دعاؤں میں شامل فرمایا۔

آپ نے کہا کہ مختلف ذہنوں میں یہ سوال ابھرتا ہے اور بارہا اس کا اظہار بھی ہوتا ہے کہ برصغیر میں دوسری دینی و سیاسی جماعتوں کی موجودگی میں "احرار" کے قیام کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟ ہو سکتا ہے کسی کم ظرف اور تنگ نظر کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ احرار کا قیام معاصرانہ چشمک یا دوسری دینی جماعتوں سے اختلاف کا نتیجہ تھا، لیکن یہ بات حقیقت کے خلاف ہے اور میں اس کی پرزور تردید کرتا ہوں، اصل صورتحال یہ ہے کہ انگریز کے نظام ریاست تعلیم، سیاست اور معاشرت کا بڑا مقصد مسلمانوں کو ذلیل و رسوا کرنا اور اسی کے تحت انہیں ہمیشہ کے لیے غلام رکھنا تھا وہ ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں سے خائف تھا اس لیے کہ "شرک" ہندو اور انگریز کی قدر مشترک تھی وہ اس بات کو شعوری طور پر سمجھتا تھا کہ میرے اصل دشمن مسلمان ہیں اور میں نے اقتدار انہی سے چھینا ہے، میری لڑائی ہندو سے نہیں مسلمانوں سے ہے۔ وہ تہذیبی سیاسی اور تعلیمی لحاظ سے مسلمان کو زیر دست رکھنا چاہتا تھا مبادا یہ ہندوستان کے اقتدار پر قابض ہو جائیں، چنانچہ اس نے مسلمانوں خصوصاً ان کی دینی قیادت کے اقتدار تک پہنچنے کے تمام راستے مسدود کر دیئے۔ لارڈ کرزن کے نظام ریاست اور لارڈ میکالے کے نظام تعلیم سے علماء کو رسوا کیا گیا، اعتقادات و اعمال مجروح کیے، جعلی نبی پیدا کیا، دین میں بدعتوں کو رواج دیا، تہذیبی محاذ